

دینیات

تیسری جماعت کے لیے

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو

خَيرُكُم مَن تَعَلَّمَ القُرآنَ وَعَلَّمَہٗ (الحدیث)

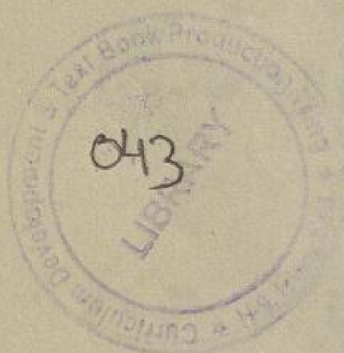


نظرثانی شدہ

دینیات

قرآنی قاعدہ

تیسری جماعت کے لیے



سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو

ناشر

پیراماؤنٹ پرنٹنگ پریس، حیدرآباد

تیار کردہ : مرکزی وزارتِ تعلیمات، اسلام آباد، پاکستان
شائع کردہ : سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو

مصنفین

۱۔ سید مرتضےٰ حسین فاضل
۲۔ مولانا محمد حنیف ندوی

نظر ثانی

۱۔ مولانا غلام مصطفےٰ قاسمی
۲۔ مولانا شبیہ الحسنین محمدی
۳۔ مولانا جواد حسین
۴۔ مولانا محمد بخش مسلم
۵۔ بیگم زہرا زیدی

نگراں : عبدالحکیم پٹھان

مطبوعہ۔ پی۔ پی۔ پرنٹرز، کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

حکومتِ پاکستان نے قومی تعلیمی پالیسی مرتّب کر کے جو مُدبّرانہ فیصلہ کیا، اُس کے مطابق اِسلامیات / دینیات کے نِصاب اور مقاصِد کے تعیّن کی غرض سے عُلمائے کرام اور ماہرینِ تعلیم کے کئی مُشترکہ اجلاس اِسلام آباد میں مُنعقد ہُوئے۔ غور و خوض اور بحث و تمحیص کے بعد یہ طے پایا کہ نِصاب میں اِس بات کا خاص طور پر خیال رکھّا جائے کہ اِس سے طلبہ میں اِسلامی جذبہ اُبھرے اور اللّٰہ اور رسُولؐ کی محبّت پیدا ہو۔ اِسلامی سِیرت کی تشکیل میں مدد مِلے اور وطنِ عزیز سے اُلفت پیدا ہو جائے اور فرض شناسی اور اِنسان دوستی پر مبنی ایسا معاشرہ تشکیل پائے، جس پر ہم فخر کر سکیں۔

اِن کتابوں کی تالیف میں آسان زبان اور بچّوں کی نفسیات کو ملحُوظ رکھنے کے علاوہ مذکورہ بالا مقاصِد کو خصُوصیّت سے اہمیّت دی گئی ہے۔

مُصنّفین

اساتذہ کرام کے لیے

دینیات کے ہر استاد کو شعوری طور پر یہ احساس ہونا چاہیے کہ اِس مضمون کی تدریس ادائے فرض کے ساتھ ساتھ اُس کے لیے صدقہ و خیرِ جاریہ کی صورت میں ثوابِ آخرت کی بہترین ضمانت ہے۔

چنانچہ

ہر استاد کو اپنی بہترین کوششیں اور صلاحیتیں بروئے کار لاکر اپنی تدریس کو پُرکشش اور مؤثر بنانا چاہیے۔ کلاس میں جانے سے قبل سبق کی تیاری، دورانِ تدریس شفقت آمیز رویہ اور سب سے بڑھ کر کتاب میں بیان کردہ تعلیمات کو اپنی گفتار و کردار کے آئینے میں پیش کر کے سمجھانا ایسی تدابیر ہیں جو انشاء اللہ اس کارِ خیر کی انجام دہی میں معاون ثابت ہوں گی۔

فہرستِ مضامین

۴۔ اخلاقیات :

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔)

○ قرآن مجید عربی زبان میں ہے اور عربی زبان کے کُل ۲۸ حرف ہیں۔ جبکہ ہمزہ اور الف ایک ہی حرف کے دو نام ہیں۔ ان حرفوں کو "حُرُوفِ ہجاء" کہتے ہیں۔

○ عربی میں حرفوں کی آواز ہے : الف با تا ثا جیم حا ....

○ جن حرفوں پر نُقطے نہ ہوں، اُنھیں "حُرُوفِ مُہملہ" کہتے ہیں اور جن حرفوں پر نُقطے ہوں، اُنھیں "حُروفِ مُعجمہ" کہتے ہیں۔

عَرَبی حُرُوف

ا (ء) ب ت ث ج ح خ

د ذ ر ز س ش ص ض

ط ظ ع غ ف ق ك (ک)

ل م ن و ہ (ھ) ی

حُرُوف کی مُختلِف شکلیں

اصلی شکل	ابتدائی شکل	درمیانی شکل	آخری شکل
ا	ا	×	ـا
ب	بـ	ـبـ	ـب
ت	تـ	ـتـ	ـت
ث	ثـ	ـثـ	ـث
ج	جـ	ـجـ	ـج
ح	حـ	ـحـ	ـح
خ	خـ	ـخـ	ـخ
د	د	ـد	ـد
ذ	ذ	ـذ	ـذ
ر - ر	ر - ر	ـر	ـر
ز - ز	ز - ز	ـز	ـز
س	سـ	ـسـ	ـس
ش	شـ	ـشـ	ـش
ص	صـ	ـصـ	ـص
ض	ضـ	ـضـ	ـض
ط	طـ	ـطـ	ـط

آخری شکل	درمیانی شکل	ابتدائی شکل	اصلی شکل
ـظ	ـظـ	ظـ	ظ
ـع	ـعـ	عـ	ع
ـغ	ـغـ	غـ	غ
ـف	ـفـ	فـ	ف
ـق	ـقـ	قـ	ق
ـك - ـک	ـکـ	کـ	ك - ک
ـل	ـلـ	لـ	ل
ـم - ـم	ـمـ	مـ	م - مِ
ـن	ـنـ	نـ	ن
ـو	ـو	و	و
ـہ - ـہ	ـھـ - ـہـ	ھـ	ہ - ھ
ـی	ـیـ	یـ	ی

مِلا کر لِکھنے کی مُختلِف شکلیں

اصل	بقر	جبل	حمل	فرح
هتك	ضرب	غلط	فقط	ظفر
عوض	خدم	شکل	کسر	ملك
غمص	عیب	ثوب	نهض	ثمر

نوٹ : اَساتِذہ بچّوں سے صِرف حُرُوف کی شناخت کرائیں۔

حَرَکات

زبر، زیر اور پیش کو حَرَکت کہتے ہیں اور سب کو حَرَکات اور جس حرف پر ـَ ـِ ـُ کا نشان ہو، اُس حرف کو مُتحرِک کہتے ہیں۔ زبر کو فَتحَہ، زیر کو کَسرَہ اور پیش کو ضَمّہ بھی کہتے ہیں۔ ہر حَرَکت کی آواز دھیان میں رکھنی چاہیے۔

فَتحَہ یا زَبَر ـَ

مُفرد آواز اَ بَ تَ ثَ جَ حَ خَ دَ ذَ رَ زَ
سَ شَ صَ ضَ طَ ظَ عَ غَ فَ
قَ كَ لَ مَ نَ وَ ہَ یَ ؎

مُرکّب آواز اَبَتَ عَطَسَ فَتَحَ غَزَلَ غَلَطَ
نَصَرَ مَنَعَ قَرَضَ هَلَكَ غَرَقَ

کَسرَہ یا زیر ـِ

مُفرد آواز اِ بِ تِ ثِ جِ حِ خِ دِ ذِ رِ زِ
سِ شِ صِ ضِ طِ ظِ عِ غِ فِ
قِ كِ لِ مِ نِ وِ ہِ یِ ؎

مُرکّب آواز رَضِیَ مَزِقَ عَلِمَ رَغِبَ رَحِمَ
قَدِمَ حَسِبَ عَمِقَ سَمِعَ شَرِبَ

ضَمّہ یا پیش ـُ

مُفرد آواز اُ بُ تُ ثُ جُ حُ خُ دُ ذُ رُ زُ

سُ شُ صُ ضُ طُ ظُ عُ غُ فُ
قُ كُ لُ مُ نُ وُ ہُ یُ

مُرکّب آواز عُلِمَ نُصِرَ شُكِرَ حُمِدَ اُسِرَ
طُعِمَ عُزِلَ خُدِمَ مُنِعَ قُبِلَ

سُكُون يا جزم ۡ

یہ ۡ نشان سکُون یا جزم کہلاتا ہے۔ جس حرف پر یہ نشان ہو، اُسے ساکن کہتے ہیں۔ ساکن حرف سے پہلے حرف پر زبر، زیر یا پیش ہوتا ہے اور ساکن حرف مُتحرّک سے مل کر آواز دیتا ہے۔

اَوْ اَمْ اَنْ اَلْ اِذْ اِنْ
عُدْ مِنْ قُمْ كُنْ لَمْ كَمْ
خَلَتْ لَهُمْ لَدُنْ اَخِىْ لِمَنْ بِمَنْ
يَدْعُوْ يَفْعَلُ يُرْحَمُ يَكْتُبُ اِرْحَمْ اِنْعَمْ
اَنْعَمْتَ اَكْرَمْتَ خَلْفَهُمْ بَيْنَكُمْ عَلَيْهِمْ

تَنْوِيْن

دو زبر، دو زیر یا دو پیش ایک جگہ ہوں، تو تنوین کہلاتے ہیں۔ تنوین والے حرف کی آواز ایک حرکت والے حرف اور ساکن نون سے مل کر بنتی ہے۔ جیسے اً = اَنْ ، بٌ = بُنْ
دو زبر والے حرف کے بعد اگر ی آجائے، تو ی کو نہیں پڑھتے۔ جیسے اَذًى = اَذَنْ

دو زبر ً

بَابًا بَيْتًا شَهْرًا قَهْرًا عَيْنًا
زَيْدًا بَقَرًا قَلَمًا زَوْجًا حَامِدًا

صَالِحًا كَافِرًا مُؤْمِنًا قمرًا مُنِيْرًا
شَمْسًا مَسَآءً ضِيَآءً سَمَآءً شِفَآءً

دو زیر ـٍـ

اِبِلٍ كَرَمٍ وَقْتٍ عَقْلٍ مَوْجٍ وَزْنٍ
اَرْضٍ نَاصِرٍ عَرْشٍ لَيْلٍ يَوْمٍ
قَادِرٍ مَالِكٍ صَوْتٍ فَوْتٍ فَاطِرٍ

دو پیش ـٌـ

اَبَدٌ صَمَدٌ فَرْدٌ اَمْرٌ اَمِيْنٌ يَسَارٌ
يَمِيْنٌ صَبُوْرٌ بَشِيْرٌ نَذِيْرٌ قَدِيْرٌ
رَحِيْمٌ صَلْصَالٌ قُرْاٰنٌ سُلْطَانٌ قُرْبَانٌ

تنوین کی مخلوط آوازیں

طَبْعًا فَوْجٍ عِلْمٌ مَرْحُوْمًا
كُفُوًا اَحَدٌ طُغْيَانًا كَبِيْرًا خَيْرًا كَثِيْرًا
رِزْقٌ كَرِيْمٌ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ يَوْمٍ عَظِيْمٍ
لَيَالٍ عَشْرٍ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ زَوْجٍ بَهِيْجٍ
سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ

حُرُوفِ مَدّہ

حُرُوفِ مَدّہ تین ہیں : ا ، و ، ی

۱۔ الفِ مدّہ : وہ الف ہے، جو اعراب سے خالی ہو اور اس سے پہلے حرف پر زبر ہو۔ جیسے مَا ، هَا ۔

نوٹ : جب الِف پر زبر، زیر، پیش یا جزم آجائے، تو اُس وقت اسے ہمزہ کہتے ہیں۔ جیسے أَ إِ أُ أْ ۔ ہمزہ جھٹکا دے کر پڑھا جاتا ہے اور حلق سے نکالا جاتا ہے۔ قرآنِ کریم میں بعض مقامات پر ہمزہ کی جگہ الِف لکھا ہوتا ہے، جو قرآنِ کریم کے مُروّجہ رسمُ الخط کے مُطابق دُرست ہے۔ ویسے بھی ہمزہ لکھنے کا کوئی ایک طریقہ نہیں۔ یہ مُختلِف مقامات پر مُختلِف طریقوں سے لکھا جاتا ہے۔

۲۔ واوِ مدّہ : جب واو ساکن ہو اور اُس سے پہلے حرف پر پیش ہو۔ جیسے قُولُوا ، تُوبُوا ۔

۳۔ یاءِ مدّہ : جب یا ساکن ہو اور اُس سے پہلے حرف پر زیر ہو۔ جیسے قِیْ ، لِیْ ۔

الفِ مَدّہ ـَـ ا

مَا هَا ذَا بَا تَا زَادَ دَارَ

مَالَ اَلَا كَانَا قَالَ لَنَا شَهِدْنَا عَلَيْنَا

عَلِمْنَا زِلْزَالَهَا اَمْثَالُهَا اَخْبَارَهَا

واوِ مَدّہ ـُـ وْ

نُوْرٌ صَبُوْرٌ اُوْفِ سُوْقَ

قَالُوْا كَانُوْا اُصُوْلٌ قَبُوْلٌ

كُوْنُوْا قُوْلُوْا تُوْبُوْا صَبَرُوْا

حَسِبُوْا يُوْلَدُ يُوْقَدُ
اَوْفُوْا بِعَهْدِیْ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ
يُوْرَثُ كَلٰلَةً يُوْعَدُ اَحَدٌ

یاءِ مَدّہ ـِـ ی

اِیْ بِیْ فِیْ قِیْ لِیْ نِیْ بَاقِیْ
عَالِیْ مَالِیْ فَانِیْ تُنْجِیْ تَهْدِیْ تَغْلِیْ تُمْلِیْ
اَخِیْ تَرْمِیْ قَلْبِیْ تَهْتَدِیْ

مخلوط آوازیں

مَدّات کی پہچان

مَالِكٌ قِیْ لِیْ فِیْ حَيَاتِیْ
هِیَ عَصَایَ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا
اَوْفُوْا بِعَهْدِیْ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ
قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا
اُوْتِيْتُمْ قَلِيْلًا

کھڑا زبر ـٰ

قرآنِ مجید میں سادہ زبر (فتحہ) کے علاوہ زبر کی ایک صورت یہ بھی ہے۔ جیسے اٰ، بٰ۔ اسے کھڑا زبر کہتے ہیں۔ اُردو میں جب الف کی آواز کو لمبا کرنا ہو، تو ـٓ کا نشان بناتے اور حرف کو لمبی آواز سے پڑھتے ہیں۔ جیسے آخر، آدم۔ بس یہی آواز کھڑے زبر ـٰ کی ہے۔

اٰتِ اٰنِ اٰلِ اٰیِ طٰهٰ
ذٰلِكَ سَلٰمٌ اِلٰهٌ كِتٰبٌ اٰدَمُ
مٰلِكٌ هٰذَا وَقٰهُمْ اِسْحٰقَ اِسْمٰعِيْلَ
سُبْحٰنَ رَحْمٰنُ فٰكِهِيْنَ

الفِ مقصورہ ـٰی

قرآنِ مجید میں کہیں کہیں کھڑے زبر والے حرف کے بعد ایک "ی" لکھ دیتے ہیں، جو پڑھنے میں نہیں آتی۔ ایسے کھڑے زبر کو الفِ مقصورہ کہتے ہیں۔

اَذٰی اَعْطٰی مَوْلٰی اَهْدٰی بُشْرٰی كُبْرٰی
حُسْنٰی عُقْبٰی مُوْسٰی عِيْسٰی مُصْطَفٰی كَفٰی
اَعْمٰی نَادٰی مُهْتَدٰی مُنْتَهٰی

کھڑا زیر ـٖ

قرآنِ مجید میں گول ہ کے نیچے کھڑا زیر ـٖ لکھا جاتا ہے۔ اس صورت میں "ہ" کی آواز "ہی" ہو گی۔

هٖ بِهٖ هٰذِهٖ فَضْلِهٖ قَوْمِهٖ رُسُلِهٖ
كُتُبِهٖ اٰيَاتِهٖ اِبْرَاهِيْمَ بِكَرَمِهٖ

اُلٹا پیش ـٗ

اس نشان کو اُلٹا پیش کہتے ہیں۔ اس کی آواز ایک واو کے ساتھ ہو گی جیسے هٗ = ہُوْ

هٗ لَهٗ عَبْدُهٗ عِنْدَهٗ غَيْرَهٗ رَسُوْلَهٗ

وُ دَاوٗدَ یَسۡتَوٗنَ یَلۡوٗنَ

مخلُوط آوازیں

اٰتِنَامِنۡ فَضۡلِکَ اَعۡطِہٖ رِزۡقَہٗ سُبۡحٰنَہٗ مَلٰٓئِکَتِہٖ

خٰلِدِیۡنَ سَمٰوٰتٌ یَحۡیٰی سُلَیۡمٰنَ

حُرُوفِ لِیْن

واو اور یاء ساکن سے پہلے حرف پر زبر ہو، تو اُس واو اور یاء کی آواز نرم ہو جاتی ہے، اِس لیے ایسے واو اور ی کو حُرُوفِ لین کہتے ہیں۔ جیسے دَوۡرٌ ، بَیۡتٌ ۔

واوِ لِین ۔ وْ

اَوْ ضَوْ لَوْ

سَوۡفَ خَوۡفَ یَوۡمٌ قَوۡمٌ حَوۡلٌ قَوۡلٌ

اَوۡثَانٌ اَوۡطَانٌ اَوۡہَامٌ اَوۡتَادٌ

یائے لِین ۔ یْ

اَیْ کَیْ لَیْ حَیْ شَیْ بَیْ

غَیْ رَیْ اَیۡنَ کَیۡفَ لَیۡسَ حَیۡثُ

شَیۡءٌ بَیۡتٌ خَیۡرٌ رَیۡبٌ

مخلُوط آوازیں

لَیۡتَ قَوۡمٌ بَیۡتُ اَوۡلَادٍ حَوۡلَ اَوۡثَانٍ

اَیۡنَ اَوۡہَامُکُمۡ لَارَیۡبَ فِیۡہِ لَیۡسَ خَوۡفٌ

مَدِّ مُتّصِل ــــٓ اور مَدِّ مُنفَصِل ـــ

مَدّ کے معنی ہیں "کھینچنا"۔ جس حرف پر مَدّ آتا ہے، اُس کی آواز کو کھینچ کر پڑھتے ہیں۔ مَدّ صرف الفِ مَدّہ، یائے مَدّہ اور واو مَدّہ پر لگتا ہے۔ اگر حُرُوفِ مَدّہ کے بعد ہمزہ یا حَرَکت والا الف ہو اور لفظ بھی ایک ہو، تو انھیں زیادہ کھینچ کر پڑھتے ہیں اور اُن کی آواز تین الف بلکہ چار الف کے برابر لمبی کی جاتی ہے۔ اِس کی علامت حرفِ مدہ کے اُوپر یُوں ــــٓ لکھی جائے، تو اِسے "مَدِّ مُتّصِل" کہتے ہیں۔

جب حُرُوفِ مَدّہ کے بعد ہمزہ تو ہو، مگر لفظ ایک نہ ہو، تو اُسے بھی عام حالت سے دو گنا لمبا پڑھا جاتا ہے اور اُس پر یہ علامت ~ لکھی جاتی ہے، جسے "مَدِّ مُنفَصِل" کہتے ہیں۔

مَدِّ مُتّصِل

سَمَآءٌ سَوَآءٌ مَآءٌ جَآءٌ عَطَآءٌ

رَجَآءً بَلَآءٌ وَرَآءٌ صَفْرَآءُ

حَدَآئِقَ اُولٰٓئِكَ اِسْرَآءِيْلَ

مَدِّ مُنفَصِل

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ - يٰٓاٰدَمُ

قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا - اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ - اَوْحَيْنَآ اِلٰى

نُوْحٍ - يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ - عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ

مَنْ اَشَآءُ - عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ - اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا

شَدّ (تشدید)

ایک قسم کے دو حرف ایک ساتھ آجائیں (اِنْ نَ) تو ایک پر ّ کا نشان ّ بنا کر اُس حرف کو دو مرتبہ پڑھتے ہیں۔ جیسے اِنْ نَ - اِنَّ یا جَلْ لَ - جَلَّ۔ جس حرف پر ّ کا نشان ّ بنا ہو، اُسے حَرفِ مُشَدَّد کہا جاتا ہے۔

اَنَّ ظَنَّ اَلَّا اِلَّا حَجَّ مَكَّةَ

فَجٌّ نَبِيٌّ جَنَّةٌ عِفَّةٌ حَبَّةٍ عِلَّةً

لٰكِنَّ لَعَلَّ اَلَّذِىْ اَلَّذِيْنَ يُسَبِّحُ

نُقَدِّسُ غَفَّارٌ سَتَّارٌ جَبَّارٌ قَهَّارٌ

مُرکب کلمات فَجٍّ عَمِيْقٍ سَتَّارُ الْعُيُوْبِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ

مِنَ الْمُتَّقِيْنَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ

شَدّ کے بعد شَدّ

کبھی ایک ہی لفظ میں دو حرفوں پر شَدّ ہوتا ہے۔ جیسے مَكِّيٌّ کی یٌّ - مَكِّيٌّ میں ك اور ی پر ّ ہے۔ اِس صورت کو شَدّ بعد شَدّ کہتے ہیں۔

اِنِّيٌّ اُمِّيٌّ ذُرِّيَّةً مُزَّمِّلٌ زَيَّنَّا لِيَذَّكَّرُوْا

مُرکب کلمات رَبُّ السَّمٰوٰتِ مَسَّ النَّاسَ مِنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ

يَاۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ هُوَالرَّزَّاقُ زَيَّنَّا السَّمَآءَ

يَاۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ مِنَ الطَّيِّبٰتِ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ

تنوین کے بعد شدّ

جب کسی شدّ والے حرف سے پہلے حرف پر تنوین ہو، تو اس تنوین کے بجائے صرف ایک زبر یا ایک زیر یا ایک پیش پڑھا جائے گا۔ مثلاً "رِزْقًا لِّلْعِبَادِ" میں اگر ہم تنوین پڑھیں گے، تو اس کی آواز "رِزْقَنْ" ہوگی، لیکن چونکہ اس کے بعد شدّ ہے، اس لیے "رِزْقَنْ" کے بجائے "رِزْقَلْ" پڑھا جائے گا۔ گویا نون کی آواز ساقط ہو جائے گی۔ آواز میں یہ تبدیلی اُس وقت پیدا ہوتی ہے جب تنوین کے بعد ی، ر، م، ل، و، ن میں سے کوئی حرف مُشدّد آئے۔

پڑھنے کا طریقہ	لکھنے کا طریقہ
مُحَمَّدُ رَّسُوْلُ اللهِ	مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ
غَفُوْرُ رَّحِيْمٌ	غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
رِزْقَ لِّلْعِبَادِ	رِزْقًا لِّلْعِبَادِ
مَوْعِظَةَ لِّلْمُتَّقِيْنَ	مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ
ظُلُمٰتِ لَّا يُبْصِرُوْنَ	ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ

اگر تشدید والا حرف م، ن، و یا ی ہو، تو نونِ تنوین کی آواز نونِ غنہ کی طرح ادا کی جائے گی۔ جیسے:

قَوْمِ مِّنْ قَوْمٍ	قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ
وَكُلًّا نَّقُصُّ	وَكُلًّا نَّقُصُّ
شُعَيْبًا وَّ الَّذِيْنَ	شُعَيْبًا وَّ الَّذِيْنَ
طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ	طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ

اِدْغام

۱۔ اِدغام کے معنی ہیں "دو حرفوں کو آپس میں ایک کر دینا"۔ اس قسم کے حُرُوف ہم مخرج ہوتے ہیں یعنی ایسے حُرُوف جو مُنہ کے کسی ایک حصے ہی سے ادا ہوتے ہیں یا قریب المخرج، جو مُنہ کے اُن حصوں سے ادا ہوتے ہیں، جو پاس پاس واقع ہوں۔ اِدغام کو ظاہر کرنے کے لیے اس حرف پر علامتِ تشدید "ـّ" لگا دی جاتی ہے۔

۲۔ اِدغام میں پہلا حرف ساکن اور دُوسرا حرکت والا ہوتا ہے۔ جو حرف ساکن ہوتا ہے، اُس کی آواز ادا نہیں کی جاتی، بلکہ وُہ حرکت والے حرف کی آواز اختیار کر لیتا ہے۔ مثلاً "مِنْ رَّبٍّ" کو "مِرْ رَبٍّ" پڑھا جائے گا۔ گویا "نْ" کی آواز ادا نہیں کی جائے گی۔

۳۔ اگر حرفِ ساکن "نْ" ہو اور "و" یا "ی" سے پہلے آئے، تو وہاں اس کی آواز نُون غُنّہ کی ہوتی ہے۔ مثلاً "مِنْ وَّلِيٍّ" کو "مِنْوَلِي" پڑھا جائے گا۔

مِنْ رَّبٍّ مِنْ رَّبِّهِمْ مِنْ مَّآءٍ مِنْ نُّوْرٍ

مِنْ وَّلِيٍّ مِنْ نَّبِيٍّ مَنْ لَّا قُلْ لَّا

قُلْ رَّبِّيْ كِدْتَّ اَحَطْتُّ مَهَدْتُّ

عَبَدْتَّ عَبَدْتُّمْ لَكُمْ مَّا اِذْ ظَّلَمُوْا

اَنْ لَّيْسَ هَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ

اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ

شمسی اور قمری حروف

شمسی حروف چودہ ہیں: ت، ث، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ل، ن۔ ان سے پہلے جب "ال" بڑھایا جاتا ہے تو "ل" کی آواز ادا نہیں کی جاتی، جیسے اَلشَّمْسُ = اَشَّمْسُ

اَلتُّرَابُ اَلثَّوْرُ اَلدَّارُ اَلذَّيْلُ اَلرَّجُلُ

اَلزَّيْتُوْنُ اَلسَّبِيْلُ اَلشَّكُوْرُ اَلصَّبُوْرُ اَلضِّيَآءُ

اَلطُّلُوْعُ اَلظُّهُوْرُ اَللَّيْلُ اَلنَّهَارُ

قمری حروف بھی چودہ ہیں: ا، ب، ج، ح، خ، ع، غ، ف، ق، ک، م، و، ہ، ی۔ ان سے پہلے "ال" بڑھایا جاتا ہے تو "ال" کی آواز ادا کی جاتی ہے۔ جیسے اَلْقَمَرُ کو اَلْ قَمَرُ

اَلْاَرْضُ اَلْبَابُ اَلْجَمَلُ اَلْحَمْدُ اَلْخَيْرُ

اَلْعِلْمُ اَلْغَيْبُ اَلْفَقِيْرُ اَلْقَدَمُ اَلْكَنْزُ

اَلْمَرَضُ اَلْوَاحِدُ اَلْهَادِىْ اَلْيَوْمُ

مخلوط سبق

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۔ طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۔ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ ۔ وَالضُّحٰى وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۔ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ۔ وَ مَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ۔

نون کو میم سے بدلنا

جب ساکن نُون یا تنوین کے بعد حرف ب آئے تو اس نُون کی آواز میم کی آواز ہو جاتی ہے اور اسے ظاہر کرنے کے لیے ایک چھوٹی سی "م" لکھ دیتے ہیں۔ مثلاً مِنْ بَعْدِی کی آواز مِنْۢ بَعْدِی (مِمْ بَعْدِی) ہونا چاہیے۔

مِنْۢ بَعْدِیْ ذَنْۢبٌ سُنْۢبُلَةٌ مِنْۢبَرٌ

اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ

يَنْۢبُوْعًا اَنْۢبِئُوْنِيْ عَنْۢ بَيِّنَةٍ

سَابِقٌۢ بِالْخَيْرَاتِ اَبَدًاۢ بِمَا كَافِرٍۢ بِهٖ

خَبِيْرًاۢ بَصِيْرًا قَالَ يٰاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ

نُونِ قطنی

قرآن مجید میں کبھی کبھی آخری حرف کی تنوین کے بعد ساکن حرف آتا ہے۔ اس حرف کو ملانے کے لیے تنوین کی ایک حرکت کو زیر والے نِ سے بدل دیتے ہیں اور یہ نُون تنوین والے حرف اور ساکن حرف کے درمیان (نِ) لکھ دیتے ہیں۔ یہ نُون "نُونِ قطنی" کہلاتا ہے۔ جیسے خَيْرَا ۨ الْوَصِيَّةُ۔ اسے خَيْرَنِلْوَصِيَّةُ پڑھتے ہیں۔ ایسے ہی عَلِيْمُ ۨ الَّذِيْ کو عَلِيْمُنِلَّذِيْ پڑھا جائے گا۔

شَدِيْدُ ۨ الَّذِيْ - شِيْبَا ۨ السَّمَآءُ - مَثَلًا ۨ الْقَوْمُ - اِنَّ اللّٰهَ
لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ۝ ۨ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ
وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ - اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ۨ
الْمُسْتَقَرُّ ۝ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۨ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝

قرآنی رسم الخط

آپ پہلے پڑھ چکے ہیں کہ قرآن مجید میں بعض حرف لکھے جاتے ہیں، لیکن بولے نہیں جاتے یہاں اِن الفاظ کی فہرست دی جا رہی ہے، جن میں ایسے حُروف موجود ہیں۔ قرآن مجید پڑھتے وقت اِن حُروف کا خیال رکھیے۔ جو حُروف بولنے میں نہیں آتے، اُن پر یہ نشان "×" لگا دیا گیا ہے۔

شمار	لکھنے کا طریقہ	پڑھنے کا طریقہ	سُورۃ	آیت
١	اَنَاْ	اَنَ	قرآن میں جہاں بھی آئے	
٢	اَوْ يَعْفُوَا الَّذِىْ	اَوْيَعْفُوَلَّذِىْ	٢	٢٣٧
٣	اَفَاْئِنْ مَّاتَ	اَفَئِنْ مَّاتَ	٣	١٤٤
٤	لَاْ اِلَى اللّٰهِ	لَاِلَ اللّٰهِ	٣	١٥٨
٥	مَلَاْئِهٖ	مَلَئِهٖ	٧	١٠٣
٦	لَاْ اَوْضَعُوْا	لَاَوْضَعُوْ	٩	٤٧
٧	مَلَاْئِهِمْ	مَلَئِهِمْ	١٠	٨٣
٨	ثَمُوْدَاْ	ثَمُوْدَ	١١	٦٨
٩	اُمَمٌ لِّتَتْلُوَاْ	اُمَمُ لِّتَتْلُوَ	١٣	٣٠
١٠	لَنْ نَّدْعُوَاْ	لَنْ نَّدْعُوَ	١٨	١٤
١١	لِشَاْیْءٍ	لِشَیْءٍ	١٨	٢٣

شمار	لکھنے کا طریقہ	پڑھنے کا طریقہ	سورۃ	آیت
۱۲	لٰكِنَّا	لٰكِنَّ	۱۸	۳۸
۱۳	اَفَائِنْ مِّتَّ	اَفَئِنْ مِّتَّ	۲۱	۳۴
۱۴	لَاَاذْبَحَنَّهٗ	لَاَذْبَحَنَّهٗ	۲۷	۲۱
۱۵	لِيَرْبُوَا	لِيَرْبُوَ	۳۰	۳۹
۱۶	بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا	بِلّٰهِ ظُّنُوْنَ	۳۳	۱۰
۱۷	اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا	اَطَعْنَ رَّسُوْلَ	۳۳	۶۶
۱۸	فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا	فَاَضَلُّوْنَ سَّبِيْلَ	۳۳	۶۷
۱۹	لَاۡ اِلَى الْجَحِيْمِ	لَاِ لَلْجَحِيْمِ	۳۷	۶۸
۲۰	لِيَبْلُوَا	لِيَبْلُوَ	۴۷	۴
۲۱	نَبْلُوَا	نَبْلُوَ	۴۷	۳۱
۲۲	فَانْفُذُوْا	فَنْفُذُوْ	۵۵	۳۳
۲۳	لَاَ اَنْتُمْ	لَاَنْتُمْ	۵۹	۱۳
۲۴	سَلٰسِلَا	سَلٰسِلَ	۷۶	۴
۲۵	قَوَارِيْرَا	قَوَارِيْرَ	۷۶	۱۵، ۱۶
۲۶	كَانُوْا	كَانُوْ	قرآن میں جہاں بھی آئے	
۲۷	قَالُوْا	قَالُوْ	″ ″	″ ″ ″ ″

شمار	لکھنے کا طریقہ	پڑھنے کا طریقہ	سورۃ	آیت
۲۸	فَاْدَعُ	فَدْعُ	قرآن میں جہاں بھی آئے	
۲۹	صَلٰوتُكَ	صَلَاتُكَ	" "	"
۳۰	اٰتُوا الزَّكٰوةَ	آتُزَّكَاةَ	" "	"
۳۱	اُولُوا الْاَرْحَامِ	اُلُلْاَرْحَامِ	" "	"
۳۲	اُولِي الْاَمْرِ	اُلِلْاَمْرِ	" "	"
۳۳	عَلٰى - مَتٰى	عَلَا - مَتَا	" "	"
۳۴	اِلٰى	اِلَا	" "	"
۳۵	هُدٰى	هُدَا	" "	"
۳۶	يُجْبٰى	يُجْبَا	" "	"
۳۷	عَلَى الْاَرْضِ	عَلَلْ اَرْضِ	" "	"
۳۸	عَلَى اسْتِحْيَآءٍ	عَلَسْتِحْيَآءٍ	" "	"
۳۹	اِلَى الصَّلٰوةِ	اِلَصَّلَاةِ	" "	"
۴۰	هَوٰىهُ	هَوَاهُ	" "	"
۴۱	مَوْلٰنَا	مَوْلَنَا	" "	"
۴۲	تَرٰىكَ	تَرَاكَ	" "	"

حُرُوفِ مُقَطَّعَات

قُرآنِ مجید کی کچھ سورتوں کے شروع میں نیچے لکھے ہوئے حُرُوف موجود ہیں۔ ان کی تعداد ۱۴ ہے۔ یہ حُرُوف حُرُوفِ مُقَطَّعَات کہلاتے ہیں۔ اِن کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک حرف کا نام علیحدہ علیحدہ لیا جائے مثلاً الٓمّٓ کو الف لَآم مِیْمْ پڑھا جائے گا۔

شمار	حُرُوفِ مُقَطَّعَات	تَلَفُّظ	سُورة نمبر	آیت نمبر
۱	صٓ	صَآدْ	۳۸	۱
۲	قٓ	قَآفْ	۵۰	۱
۳	نٓ	نُوْنْ	۶۸	۱
۴	طٰهٰ	طَا هَا	۲۰	۱
۵	طٰسٓ	طَا سِیْنْ	۲۷	۱
۶	یٰسٓ	یَا سِیْنْ	۳۶	۱
۷	حٰمٓ	حَا مِیْمْ	۴۰	۱
۸	الٓمّٓ	اَلِفْ لَآمِّیْمْ	۲	۱
۹	الٓرٰ	اَلِفْ لَآمْ رَا	۱۰	۱
۱۰	طٰسٓمّٓ	طَا سِیْمِّیْمْ	۲۶	۱
۱۱	عٓسٓقٓ	عَیْنْ سِیْنْ قَآفْ	۴۲	۲
۱۲	الٓمّٓصٓ	اَلِفْ لَآمِّیْمْ صَآدْ	۷	۱
۱۳	الٓمّٓرٰ	اَلِفْ لَآمِّیْمْ رَا	۱۳	۱
۱۴	كٓهٰیٰعٓصٓ	كَآفْ هَا یَا عَیْنْ صَآدْ	۱۹	۱

رُمُوزِ اَوقاف

قُرآنِ مجید میں مُختلف مقامات پر اشارے دیے ہوئے ہیں کہ تلاوت کے دَوران ، کہاں رُکنا چاہیے ۔ اِنھیں " رُمُوزِ اوقاف " کہتے ہیں ۔ ایسے مشہور اِشارے ذیل میں درج ہیں ۔

۱	○	وَقْفِ تَام	ضرور ٹھیرنا چاہیے ۔ آیت ختم ہو گئی ۔
۲	م ۔ م	وَقْفِ لَازِم	ضرور ٹھیرنا چاہیے ۔
۳	ط	وَقْفِ مُطْلَق	یہاں بھی ٹھیرنا چاہیے ۔
۴	ج	وَقْفِ جَائِز	یہاں ٹھیرنا بہتر ہے ۔ نہ ٹھیرنا بھی جائز ہے ۔
۵	ز ۔ ز	وَقْفِ مُجَوَّز	یہاں نہ ٹھیرنا بہتر ہے ۔
۶	ص	وَقْفِ مُرَخَّص	مِلا کر پڑھنا چاہیے ۔
۷	ق	قِيلَ عَلَيْهِ الْوَقْفُ	یہاں نہ ٹھیرنا بہتر ہے ۔
۸	لا لا	لَا وَقْفَ عَلَيْهِ	یہاں نہ ٹھیرنا بہت بہتر ہے ۔
۹	قِفْ	يُوْقَفُ عَلَيْهِ	ٹھیرنا بہتر ہے ۔
۱۰	صل	قَدْ يُوْصَلُ	ٹھیریں یا نہ ٹھیریں ۔
۱۱	صلے	اَلْوَصْلُ اَوْلىٰ	بہتر ہے کہ نہ ٹھیریں ۔
۱۲	∴ ∴	مُعَانَقَة	جب ایسے نقطے کسی لفظ یا جملے سے پہلے اور بعد آئیں تو کسی ایک جگہ ٹھیریں اور دُوسری جگہ نہ ٹھیریں ۔
۱۳	ك	كَذَالِكَ	جو اشارہ پہلے تھا ، وُہی اِس جگہ ہے ۔
۱۴	سجدہ	سَجْدَة	آیت تمام کر کے سجدہ کرنا چاہیے ۔

سُوْرَةُ الْقَدْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۚ (۱)
وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ؕ (۲)
لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ
شَهْرٍ ؕ (۳) تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ
فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۛ (۴)
سَلٰمٌ ۛ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ع (۵)

اَساتِذہ رُموزِ اَوقاف کے مُطابِق بچّوں کو یہ سُورة پڑھائیں۔

آدابِ تِلاوت

قرآنِ پاک عام کِتابوں کی طرح نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سب کِتابوں کا نچوڑ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی کِتاب ہے اور سب کِتابوں سے بہتر ہے۔ ہم سب مُسلمان اِس پر اِیمان رکھتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ روزانہ اِس کو پڑھیں۔ اِس کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بُہت ثواب مِلتا ہے۔ اِس میں ہمیں نیکی بدی کی ساری باتیں بتائی گئی ہیں۔

آنحضرت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا ہے کہ اِس کے ایک ایک حَرف پڑھنے پر دس دس نیکیوں کا ثواب مِلتا ہے۔ اِس کا مَطلَب یہ ہے کہ اگر ہم سُورۂ بقرہ کا پہلا لفظ الٓمٓ پڑھیں، تو چونکہ "الف" ایک حرف ہے، "لام" دُوسرا حرف ہے اور "میم" تیسرا، اس لیے ہمیں اِس ایک لفظ کے پڑھنے پر پُوری تیس نیکیوں کا ثواب ملے گا۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر ہم شوق سے سارا قُرآن شریف پڑھیں گے تو ہمیں کتنی ڈھیر ساری نیکیاں مِلیں گی اور اللہ تعالیٰ الگ خُوش ہو گا۔ قرآن پڑھنا اور دوسروں کو پڑھانا بڑے ثواب کا کام ہے۔ ایک حدیث میں آنحضرتؐ نے فرمایا ہے: "تم (مُسلمانوں) میں بہترین شخص وہ ہے، جو خُود قرآن پڑھے اور دُوسروں کو بھی اِس کی تعلیم دے"۔

قُرآن شریف کو پَڑھتے وقت اِن باتوں کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیے :

۱۔ ہمارا جسم ، لباس اور وُہ جگہ ، جہاں ہم قُرآن پڑھیں ، پاک ہو۔ قُرآن شریف پڑھنے سے پہلے وُضو کرنا چاہیے۔

۲۔ قُرآن شریف پڑھنے سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھیں۔

۳۔ آہستہ اور ٹھیر ٹھیر کر پڑھیں۔

۴۔ جب قُرآن شریف پڑھا جائے ، تو خاموش ہو جائیں اور غور سے سُنیں۔

۵۔ قُرآن شریف کو رِحل پر یا کسی اُونچی چیز پر رکھ کر پڑھیں ۔ ہاتھوں پر اُٹھا کر بھی پڑھ سکتے ہیں ۔

۶۔ پڑھتے وقت اِدھر اُدھر کی باتیں نہ کریں ۔

قُرآن شریف اللہ تعالیٰ کی وُہ کِتاب ہے جو چودہ سَو برس سے مُسلمانوں کے سینوں میں محفُوظ ہے ۔ لاکھوں اور کروڑوں مُسلمان ہر روز اِسے پڑھتے اور ثواب حاصِل کرتے ہیں ۔

نماز اور اُس کے اَوقات

ہمیں اُس خُدا کا شُکر اَدا کرنا چاہیے جس نے ہمیں پَیدا کیا۔ جس نے ہمیں ماں باپ جیسی نعمت دی اور کھانے پینے کی تمام اچھّی اچھّی چیزیں بخشیں۔ آؤ، ہم نماز پڑھ کر اُس کی نعمتوں کا شُکر کرنا سیکھیں۔ نماز پڑھنے کے بڑے فائدے ہیں۔ نماز کی وجہ سے ہم صاف سُتھرا رہنے کی عادت ڈالتے ہیں۔ چاق و چوبند اور چوکس رہتے ہیں۔ وقت کی پابندی کا خیال رکھتے ہیں۔ بُری صُحبت سے بچے رہتے ہیں اور نیک لوگوں سے میل جول بڑھاتے ہیں۔

جس طرح روزانہ سُورج صُبح سویرے وقت پر نِکلتا ہے، موسم اپنے وقت پر آتے جاتے ہیں، اسی طرح نماز پڑھنے کا بھی وقت مُقرّر ہے۔

نمازیں دِن رات میں پانچ دفعہ پڑھی جاتی ہیں۔ اِن کے نام یہ ہیں: فجر، ظُہر، عَصر، مَغرب اور عِشاء۔

فجر کا وقت پَو پھٹنے سے لے کر سُورج نکلنے سے ذرا پہلے تک رہتا ہے۔

ظُہر کا وقت دِن کے ڈھلنے سے عَصر کی نماز سے پہلے تک رہتا ہے۔

عَصر کا وقت دِن کے آخری حِصّے میں سُورج ڈُوبنے سے پہلے تک رہتا ہے۔

مَغرب کا وقت اُس وقت شرُوع ہوتا ہے، جب سُورج غرُوب ہو جاتا ہے اور مَغرب کے بعد عِشاء کی نماز کا وقت شرُوع ہو جاتا ہے، جو رات گئے تک رہتا ہے۔ نماز کا پُورا پورا ثواب اُس وقت مِلتا ہے، جب ہم اِسے ہر روز پابندی کے ساتھ پڑھیں۔

سِیرتُ النّبی صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم

وِلادت کے وقت مُعاشرے کی حالت

ہمارے رسُولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جب پیدا ہُوئے، اُس وقت ساری دُنیا میں جہالت کا اندھیرا چھایا ہُوا تھا۔ کہیں بھی کوئی قوم پُوری طرح اُس خُدا کا نام نہیں لیتی تھی، جس نے زمین کا فرش ہمارے پاؤں تلے بچھایا، جس نے یہ خُوب صُورت آسمان پیدا کیا اور ہمارے لیے اناج اور طرح طرح کے پھل اُگائے۔ سب جگہ بُتوں کی پُوجا ہوتی تھی۔ یہ تو دُنیا کا حال تھا اور عرب تو خُدا کو بالکل ہی بھُولے ہُوئے تھے۔ وُہ بہت سے خاندانوں اور قبیلوں میں بٹے ہُوئے تھے اور ہر خاندان اور قبیلہ اپنا اپنا الگ بُت رکھتا تھا، جو کبھی پتّھر کو تراش کر بنایا جاتا تھا اور کبھی لکڑی کو۔ آٹے کے بنے ہُوئے بُت بھی اُن میں پائے جاتے تھے۔ اُن سب کو وُہ خُدا کے بجائے سچ مُچ کے خُدا سمجھے بیٹھے تھے۔

وہ اُن جھُوٹے خُداؤں کی پُوجا کرتے، اُن کے سامنے جھُکتے، سجدہ کرتے اور اُن پر بڑے بڑے چڑھاوے چڑھاتے۔ اُن کو اِتنی سی بات کی بھی خبر نہ تھی کہ عبادت تو اُس خُدا کی کرنی چاہیے، جو سب کا مالک ہے، جو سب کو روزی دیتا ہے اور سب کی ضرورتوں کو پُورا کرتا ہے۔ یہ پتّھر، لکڑی اور آٹے کے بُت بھلا انسان کے کیا کام آسکتے ہیں۔ عربوں میں بُتوں کی پُوجا کے علاوہ اور بھی خرابیاں تھیں۔ یہ آپس

میں ہمیشہ لڑتے جھگڑتے رہتے۔ ایک دفعہ دو قبیلوں میں لڑائی شروع ہو جاتی تو برسوں جاری رہتی اور ایسا بھی ہُوا کہ لڑائی لمبی ہو گئی اور چالیس چالیس سال اِسی میں گزُر گئے۔ عربوں کو جُوئے کی عادت بھی تھی۔ حالانکہ جُوا ایک بہت بُری عادت ہے۔ یہ انسان کو نِکمّا بنا دیتا ہے۔ اسے محنت کیے بغیر دولت حاصل ہونے کی جھُوٹی اُمید دِلاتا ہے۔ اس لیے اسلام نے جُوئے کو حرام قرار دیا ہے۔ ایک دوسرے پر الزام بھی دھرتے اور اپنے دشمنوں کو بُرے بُرے ناموں سے بھی یاد کرتے۔ جھُوٹ بولنے اور چُغلی کھانے کو بُرائی نہ سمجھتے۔ گھر میں اگر لڑکی پیدا ہوتی تو خوش ہونے کے بجائے نفرت کا اظہار کرتے۔

پیارے بچّو! یہ وہ حالات تھے، جب ہمارے نبیِؐ پاک پیدا ہوئے۔ اگلی جماعتوں میں آپ پڑھیں گے کہ نبیِؐ کریم نے کِس طرح اپنی اچھی عادتوں اور عُمدہ باتوں کے ذریعے اِس قدر گندے لوگوں کو ایک خُدا کی عبادت کرنے والے، سچ بولنے والے اور ایک دُوسرے کے کام آنے والے بنا دِیا۔

وِلادتِ پاک

اللہ کے پیارے نبی حضرت محمّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم مکّے میں قُریش خاندان کی ایک شاخ بنُو ہاشم کے گھرانے میں پَیدا ہوئے۔ یہ قبیلہ عربوں میں عزت کی نِگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ ربیعُ الاوّل کا مہینہ اور صُبحِ صادِق کا وَقت تھا۔ آپؐ جس سال پَیدا ہُوئے، اُسے "عامُ الفیل" کہتے ہیں۔ "عام" کے معنی "سال" اور "فیل" کے معنی

"ہاتھی" کے ہیں۔ اس کو "عامُ الفیل" اِس وجہ سے کہتے ہیں کہ اِس سال ایک بادشاہ (اَبْرَہَہ) نے ہاتھیوں کی فوج کے ساتھ خانۂ کعبہ پر حملہ کیا تھا۔ اللہ نے اپنے گھر کی حفاظت خُود کی اور اِس حملے کو ناکام بنا دِیا۔

آپؐ کا حُلیۂ مُبارک

اللہ کے پیارے نبی حضرت مُحمّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کا چہرۂ مُبارک بہت خُوب صُورت اور روشن تھا۔ رنگ سُرخ اور سفید، بال خوب صُورت۔ ماتھا چوڑا، آنکھیں بڑی بڑی، جن میں سُرخ ڈورے پڑے ہوئے تھے۔ دانت ایسے صاف اور چمکتے ہوئے، جیسے موتی۔ سینہ کشادہ، قد درمیانہ، نہ بہت لمبا نہ بہت چھوٹا۔ صحت بہت اچھی۔ گویا کہ آپؐ بے حد خُوب صُورت تھے۔

آنحضرت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی پرورِش

یہ عجیب بات ہے، آپؐ کے دادا جناب عَبدُالمُطّلِب بھی چھوٹی عُمر میں یتیم ہو گئے تھے اور آنحضرتؐ بھی جب اِس دُنیا میں آئے، تو آپؐ کے والد جناب عَبدُاللہ آپؐ کی پَیدائش سے پہلے فوت ہو چُکے تھے۔ جناب عَبدُالمُطّلب کو جب یہ خبر مِلی کہ اُنھیں اللہ تعالیٰ نے ایک پوتا دیا ہے، تو یہ خُوشی سے پُھولے نہ سمائے۔ آپؐ کو لے کر سیدھے خانۂ کعبہ میں پہنچے۔ اللہ تعالیٰ کا شُکر ادا کیا اور آپؐ کے حق میں دُعا مانگی۔ اُس کے بعد گھر آئے اور قُریش کی دِل کھول کر دعوت کی اور آپؐ کا نام مُحمّد رکھا، جو پہلے کبھی بچّے کا نام نہیں تھا۔ عرب کے اچھے گھرانوں

میں رواج تھا کہ بچّوں کو پرورش کی خاطر دائیوں کو دے دیتے، جو انھیں شہر سے دُور صاف سُتھرے دیہات میں لے جاتیں اور وہاں رکھ کر اچھی طرح اُن کی دیکھ بھال کرتیں۔

اس رواج کے مطابق جناب عبدالمطّلب نے آپؐ کو حضرت حلیمہؓ کے سُپرد کر دیا، جو بہت نیک بی بی تھیں۔ لوگوں کی نظر میں جو بچّے دیہات میں رہ کر پرورش پاتے، اُن کو دو فائدے پہنچتے۔ ایک تو وہ توانا اور تندرست ہوتے، دوسرے اچھی طرح عربی زبان سیکھ لیتے، کیونکہ اُن دِنوں خالص اور اچھی عربی زبان وہ لوگ بولتے تھے، جو شہر سے دُور خیموں میں رہتے تھے۔

جب آپؐ چار سال کے ہوئے، تو حضرتِ حلیمہؓ آپؐ کو واپس لائیں۔ اب آپؐ اپنی والدۂ ماجدہ کے پاس رہنے لگے۔ آپؐ کی عمر ابھی چھ برس ہی کی تھی کہ والدۂ ماجدہ حضرتِ آمنہ کا انتقال ہو گیا اور جب آپؐ آٹھ برس کے ہوئے، تو دادا بھی اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اُس وقت آنحضرتؐ کے چچا ابُوطالب نے آپؐ کی پرورش کا ذِمّہ لیا اور آپؐ اُنھی کی شفقت کے سائے میں پلے اور جوان ہوئے اور آگے چل کر ساری دُنیا کے یتیموں اور غریبوں کے والی اور ہمدرد بنے۔

اَخلاقِیات

دُوسروں کی چیز پُوچھ کر اِستعمال کرنا

گھر میں بہن بھائی اِکٹھے رہتے ہیں۔ سب کی چیزیں اپنی اپنی جگہ رکھی رہتی ہیں، مگر کُچھ بچّے شرارتیں کرتے ہیں اور ایک دُوسرے کی چیزیں پُوچھے بغیر اُٹھا لیتے ہیں۔ گھر میں بھائی جان ہمیشہ کہتے ہیں، کسی کی چیز نہ اُٹھایا کرو اور جو چیز جہاں رکھی ہو، وہاں سے نہ ہٹاؤ، کیونکہ کام کرتے وقت پریشانی ہوتی ہے، مگر اکثر بچّے خیال نہیں کرتے۔ اسکول جاتے ہیں تو وہاں بھی یہی ہوتا ہے۔ کوئی کسی کی کاپی اُٹھا لیتا ہے، کوئی کتاب چھُپا لیتا ہے۔ ایک کہتا ہے، ماسٹر صاحب! میرا قلم کھو گیا۔ دوسرا پکارتا ہے، جناب! میری کِتاب گُم ہو گئی۔ یہ دیکھیے، اس کے پاس ہے۔ اس پر میرا نام لکھا ہے، بغیر پُوچھے اُٹھا لی ہے اور مَیں اِدھر اُدھر ڈھونڈتا رہا۔ ماسٹر صاحب وُہ کِتاب اُسے دِلوا دیتے ہیں اور کہتے ہیں، بچّو! دُوسروں کی چیز بغیر پُوچھے نہ اٹھایا کرو جو چیز جہاں سے لو، وہاں رکھو تاکہ کِسی کو تکلیف نہ ہو۔ پُوچھے بغیر لوگوں کی چیزیں اُٹھانا چوری ہے۔ چوری بُہت بڑا گناہ ہے۔ کیونکہ اِس کے ذریعے ایک آدمی ایسا مال حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے، جس پر اس کا کوئی حق نہیں ہوتا۔ جسے حاصل کرنے کے لیے اُس نے درُست اور جائز طریقے پر کوئی محنت نہیں کی ہوتی۔ اور جو اُس کے لیے کسی لحاظ سے بھی حلال نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں صرف حَلال اور پاکیزہ روزی کمانے کا حُکم دیا ہے۔ اس لیے اسلام میں چوری حرام ہے۔ اور ویسے بھی چور کو سب بُرا سمجھتے ہیں، اس لیے چوری سے بچو۔ اگر کوئی چیز پڑی

ہوئی ملے، تو اس کے مالک کو پہنچاؤ۔ اچھے بچے کبھی بھی کسی کی کوئی چیز اجازت کے بغیر استعمال نہیں کرتے۔ اجازت لے کر استعمال کرنے سے اللہ خوش ہوتا ہے۔

جھوٹ بولنا گُناہ ہے

آج صبح جماعت میں سب لڑکیاں حاضر تھیں۔ اُستانی جی بہت خوش ہوئیں۔ اُستانی جی نے ایک لڑکی سے گھر کا کام دکھانے کو کہا۔ اُس لڑکی نے کھڑے ہو کر کہا "اُستانی جی! میں بیمار تھی، اِس لیے اِسکول کا کام نہ کر سکی۔" اُس کے برابر بیٹھی ہُوئی دوسری لڑکی بولی "جی، میں کل اِس کے گھر گئی تھی۔ ہم دونوں دِن بھر ساتھ کھیلتی رہیں۔ یہ جھوٹ بولتی ہے۔" یہ سُن کر سب لڑکیاں ہنس پڑیں۔ اُستانی جی نے کہا "دیکھو، جھوٹ بولنے سے اس کی کتنی بے عزتی ہُوئی۔ پھر اللہ بھی ناراض ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں جھوٹے کو بہت بُرا کہا گیا ہے۔ ہمارے پیارے نبیؐ نے فرمایا ہے کہ مُسلمان جھوٹ نہیں بول سکتا۔ جھوٹے کی بات پر کوئی یقین نہیں کرتا۔ جھوٹ بولنے والے کی اپنے ساتھیوں میں کوئی عزت نہیں رہتی۔ پھر جھوٹ بولنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ سچ بولنے سے خدا بھی خوش ہوتا ہے اور عزت بھی بڑھتی ہے۔"

سب لڑکیاں اُستانی جی کی باتیں سُن کر مان گئیں کہ سچ بولنے میں عزت ہے اور اُس لڑکی نے کہا، "میں اب ہمیشہ سچ بولوں گی۔"

اچھا برتاؤ کرنا

اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو پیدا کیا۔ محبت کرنے والے ماں باپ دیے۔ ہمارے چھوٹے بڑے بہن بھائی ہیں۔ ہم بہن بھائی مِل جُل کر رہتے ہیں۔ اِسکول میں ہمارے اُستاد بہت مہربان،

ہیں۔ سب لڑکے بھائی بھائی ہیں اور لڑکیاں آپس میں بہنیں ہیں۔ پڑھنے میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ ہم ایک دُوسرے کا خیال رکھتے ہیں۔ کبھی کا دِل نہیں دُکھاتے۔ کھیلنے میں کسی کو نہیں ستاتے

ہم مُسلمان ہیں۔ مُسلمان اپنی زبان اور ہاتھ سے کسی کو دُکھ نہیں دیتا۔ میل محبت سے رہنا اچھی عادت ہے۔ میل جول سے دوستی بڑھتی ہے۔ لڑائی جھگڑے نہیں ہوتے۔ پڑھنے میں دل لگتا ہے۔ جماعت میں کام کرنے کو جی چاہتا ہے۔ گھر میں خوشیاں رہتی ہیں۔ وقت بیکار نہیں جاتا۔ اسکول ہو یا گھر، آدمی مِل جُل کر اِتحاد، اِتفاق سے رہے تو بڑی عزت حاصل کرتا ہے۔ جو دُوسروں سے اچھا برتاؤ کرے گا، وُہی اچھا مُسلمان کہلائے گا۔ ہم سچے مسلمان اور اچھے پاکستانی ہیں۔ ہم اپنے بڑوں، چھوٹوں، گھر والوں، محلے والوں اور اسکول کے ساتھیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتے ہیں۔ ہمارے دین کی بھی یہی تعلیم ہے۔

چُغلی سے پرہیز

چُغلی بہت بُری عادت ہے۔ خُدا اِسے پسند نہیں کرتا۔ چُغلی کھانے کا مَطلب ہے دُوسروں کی بُرائی کرنا۔ اَسد اور وَلی ہم جماعت اور دوست تھے۔ دونوں کے گھر بھی پاس پاس تھے۔ مِل کر کھیلتے، کام کرتے، پڑھتے اور ایک دُوسرے کی مدد کرتے تھے۔ اکبر بھی اُنھی کی جماعت میں پڑھتا تھا۔

ایک دِن اَسد اور اکبر میں جھگڑا ہُوا اور دونوں ایک دُوسرے سے ناراض ہو گئے۔ چھُٹی ہُوئی، تو اکبر، مُنوّر کے ساتھ اُس کے گھر چلا گیا اور اَسد اپنے گھر۔

دُوسرے دِن جب اِسکول آئے۔ جماعت میں کام شُروع ہُوا، تو ماسٹر صاحب نے کہا: "ہمیشہ وقت پر اِسکول آؤ۔ چھُٹی ہو تو سیدھے گھر جاؤ۔ دیر میں پہنچو گے تو ماں باپ پریشان

ہوں گے"۔ اسد بول اُٹھا، "ماسٹر صاحب! اکبر اسکول سے گھر نہیں جاتا، وہ کل منوّر کے ہاں گیا تھا۔" ولی نے ٹوکا اور کہا "چغلی سے کیا فائدہ؟" ماسٹر صاحب نے دونوں کی بات سن کر اکبر کو بلایا اور سمجھایا۔ ولی کو شاباشی دی اور اسد کو پاس بلا کر بڑے پیار سے سمجھایا کہ چغلی کھانا بری عادت ہے۔ خدا اور رسولؐ کو یہ بات پسند نہیں۔ اچھے بچوں کو اس بری عادت سے دور رہنا چاہیے۔ اسد شرمندہ ہوا۔ اس نے وعدہ کیا کہ آیندہ کبھی چغلی نہ کھائے گا۔ اس نے اکبر سے بھی معافی مانگ لی۔

ہمارے پیارے نبیؐ نے فرمایا ہے، "چغلی کھانے والا جنّت میں نہیں جا سکتا۔" بھلا کون ہوگا، جو چغلی کھا کر خدا اور رسولؐ کو ناراض کرنا پسند کرے گا! ہمیں اس بری عادت سے دور رہنا چاہیے۔

مِل جُل کر کام کرنا

مل جل کر کھیلنا سب کو اچھا لگتا ہے۔ گھر کے لوگ جب مل کر دسترخوان پر بیٹھتے ہیں اور ساتھ کھانا کھاتے ہیں تو کتنے اچھے لگتے ہیں۔ جماعت میں سب لڑکے اکٹھے پڑھتے ہیں۔ اگر کوئی غلطی کرتا ہے تو دوسرا اسے درست کر دیتا ہے۔ ماسٹر صاحب سب کو دل لگا کر پڑھاتے ہیں۔ ہم سب اُن کے شاگرد ہیں۔ ہم سب آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ ایک دوسرے کی اچھی عادتیں سیکھتے ہیں اور مل جل کر کام کرتے ہیں۔ اگر کوئی پڑھائی میں کمزور ہوتا ہے، تو قابل ساتھیوں کی مدد سے لائق بن جاتا ہے۔

ہل چلانا، بیج بونا، پانی دینا، فصل کی رکھوالی کرنا ایک آدمی کے بس کی بات نہیں۔ اگر ایک آدمی یہ کام کرے تو بالکل تھک جائے اور کام بھی پورا نہ ہو۔ اگر دو چار آدمی مل کر کام کریں تو

سب کا دِل لگا رہے، کام بھی اچھا ہو اور وقت بھی کم لگے۔ جب بچّے، بُوڑھے اور جوان مِل کر فصل کاٹتے ہیں، تو جنگل میں منگل ہو جاتا ہے۔ کیسی چہل پہل ہوتی ہے۔ محنت کا پھل پا کر سب بوریاں بھرتے ہیں۔ گھروں اور بازاروں میں لاتے ہیں۔ کیا کیا خُوشیاں مناتے ہیں۔ یہ سب مِل جُل کر کام کرنے کی برکت ہے۔ جماعت سے نماز پڑھنے کا بھی اِسی لیے ثواب زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مُسلمانوں کا مِلنا جُلنا پسند کرتا ہے اور ہمارے پیارے نبیؐ نے بھی آپس میں مِلنے جُلنے کو رحمت فرمایا ہے۔

دِل لگا کر کام کرنا

جمیل روزانہ صُبح سویرے اُٹھتا ہے۔ ماں باپ، بہن بھائیوں کو سلام کرتا ہے۔ ہاتھ مُنہ دھوتا ہے۔ وُضو کر کے نماز پڑھتا ہے۔ ناشتا کر کے اِسکُول کی تیاری کرتا ہے۔ اِسکُول کا کام دیکھتا ہے اور بستے کا سب سامان ٹھیک کر کے وَقت پر اسکُول جاتا ہے۔ وُہ غیر حاضر نہیں ہوتا۔ اپنا سبق دِل لگا کر پڑھتا ہے۔ ماسٹر صاحب جو کُچھ بتاتے ہیں اُسے یاد رکھتا ہے۔ جو کام مِلتا ہے، اُسے دِل لگا کر کرتا ہے۔ روز کا کام روز پُورا کرتا ہے۔ ماسٹر صاحب جمیل کو روزانہ شاباشی دیتے ہیں۔

سعیدہ، جمیل کی بہن ہے۔ سعیدہ تیسری جماعت میں پڑھتی ہے۔ وُہ اپنی سہیلیوں کی طرح صاف سُتھری رہتی ہے۔ جماعت کی سب لڑکیاں کھانے کے وَقت کھانا کھاتی ہیں، کھیل کے وَقت کھیلتی ہیں اور کام کے وَقت دِل لگا کر کام کرتی ہیں۔ اُن کی صفائی اور وَقت کی پابندی سے سب خُوش ہیں۔ سعیدہ کی جماعت اِسکُول میں مشہُور ہے۔ سعیدہ اگرچہ غریب گھر کی لڑکی ہے، مگر محنت کی عادی ہے۔ دِل لگا کر کام کرنا اُس کی عادت ہے۔ ماں باپ ۰ دادا

دادی اور اُستانی، سب سعیدہ سے پیار کرتے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہر کام دل لگا کر کریں تاکہ سب ہم سے پیار کریں۔

حلال کمائی

ایک دفعے کا ذکر ہے کہ ایک انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں آیا اور بھیک مانگنے لگا۔ حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پُوچھا کیا تمہارے گھر میں کوئی چیز نہیں؟ اُس نے جواب دیا "ہاں! بس ایک کمبل ہے جس کا کچھ حصّہ ہم نیچے بچھا دیتے ہیں اور کچھ اُوپر اوڑھ لیتے ہیں اور ایک پیالہ ہے جس میں ہم پانی پیتے ہیں۔" حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "جاؤ یہ دونوں چیزیں لے آؤ۔" وہ لے آیا۔ تو حضورِ پاک نے کمبل اور پیالہ اُس سے لیے اور لوگوں سے پُوچھا انہیں کون خریدے گا؟ ایک آدمی نے کہا "مَیں ایک درہم میں لیتا ہوں۔" حضورؐ نے فرمایا "ایک درہم سے زیادہ کون دے گا؟" ایک اور آدمی نے کہا "مَیں دو درہم دیتا ہوں۔" آپ نے اس سے دو درہم لے کر اُس انصاری کو دیے اور فرمایا "اِن میں سے ایک درہم کا اناج خرید کر گھر والوں کے حوالے کریں اور دوسرے درہم کی ایک کلہاڑی خرید کر میرے پاس لے آؤ۔" وہ کلہاڑی لے آیا۔ تو آپؐ نے اپنے مُبارک ہاتھوں سے اُس میں دستہ ٹھونکا اور فرمایا "جاؤ اور لکڑیاں کاٹ کر بیچو۔ پندرہ دن تک مَیں تمھیں یہاں نہ دیکھوں۔"

وہ چلا گیا اور لکڑیاں کاٹ کر بیچتا رہا۔ پھر (جب پندرہ دن) کے بعد وہ

آیا، تو اُس کے پاس دس درہم جمع ہو گئے تھے۔ جن سے اُس نے کپڑا اور غلّہ خریدا۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا "یہ (محنت کی کمائی) تیرے لیے اس سے بہتر ہے کہ تو بھیک مانگتا پھرے اور اس کی وجہ سے قیامت کے دن تیرے چہرے پر ذلّت اور رسوائی کا داغ ہو۔"

اِس واقعے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک تندرُست اِنسان کے لیے صحیح اور حلال روزی وہی ہو سکتی ہے، جو وہ محنت سے کمائے۔ اِس لیے ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ انسان کے لیے سب سے بہتر کھانا وہ ہے، جو اس نے اپنے ہاتھوں کی محنت سے کما کر حاصل کیا ہو اور اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام (اگرچہ بہت بڑے بادشاہ تھے پھر بھی وہ) اپنے ہاتھ کی محنت سے کما کر کھایا کرتے تھے۔

ہمیں چاہیئے کہ دل لگا کر خوب محنت سے تعلیم حاصل کریں، تاکہ بڑے ہو کر عزت کے ساتھ روزی کمانے کے قابل ہو جائیں۔



تیار کردہ: مرکزی وزارتِ تعلیمات، اسلام آباد، پاکستان
شائع کردہ: سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو

قومی ترانہ

پاک سَرزمین شاد باد کِشورِ حسین شاد باد
تُو نشانِ عزمِ عالی شان اَرضِ پاکِستان
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سرزمین کا نظام قُوّتِ اُخُوّتِ عوام
قوم، مُلک، سَلطنت پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مُراد

پرچمِ سِتارہ و ہلال رہبرِ ترقّی و کمال
ترجمانِ ماضی، شانِ حال جانِ اِستقبال
سایۂ خُدائے ذُوالجلال



سلسلہ وار نمبر	2507	پبلشر کوڈ نمبر 139	
ماہ وسالِ اشاعت	ایڈیشن	تعداد	قیمت
April 2004	Second	15,000	7.40